

’قصہ رومیو اور جولیٹ‘ برصغیر میں برطانوی رومان کی اولیں مہک

ڈاکٹر خالد محمود سنجرائی، ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ اُردو، جی سی یونیورسٹی، لاہور

ڈاکٹر محمد عاصم شہزاد، اسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، جوہر آباد، خوشاب

Abstract

This paper deals with the first Urdu translation of "Romeo and Juliet". This translation was published in Jan, 1890 by Navl Kishore, Kan Pur. Molvi Ehsan Ullah Chirriya Koti translated this literary master piece that was published earlier in Awahd Akhbar. This paper also deals with the psychology of the tales. This rear translation is a part of SAI library Heidelberg University, Germany.

فاتحین اپنے قصے بھی ساتھ لاتے ہیں۔ سیاسی اور عسکری عمل داری قائم کرنے کے ساتھ ساتھ وہ اپنے مذہب، ثقافت، رواج، زبان و ادب، نظام تعلیم وغیرہ کی عمل داری کی فکر بھی کرتے ہیں۔ برصغیر حملہ آوروں کی آجگاہ ہونے کے سبب ان تمام شعبہ ہائے زندگی میں رنگارنگی کا حامل خطہ ہے اور اسی رنگارنگی نے اس خطے کو باثروت بنایا ہے۔ رومانی قصوں کی طرف اگر دھیان کیا جائے تو ’لیلیٰ مجنوں‘ کا قصہ اس سرزمین میں عرب کے توسط سے آیا اور معروف ہوا۔ عجی قصص اس کے سوا ہیں کہ جن سے ہماری اردو داستانوں کی سیکڑوں جلدیں مرتب ہوئیں اور ایک بھلے وقتوں میں نول کشور نے اسے محفوظ بھی کر لیا۔ منظوم قصوں کی روایت نثری قصص کے سوا ہے۔ فاتحین کی آمد سے قبل اس خطے کے رومانی قصے سیتا اور رام، دانش مندی کی روایات جاتک کھتاؤں کی صورت میں جلوہ گر تھیں۔ مقامی بولیوں میں لکھنے کی روایت کے ساتھ ساتھ مقامی رومان کے قصے بھی اس روایت کا حصہ بنے، ’ہیر رانجھا‘، ’سوتیلی مہینوال‘، ’سسی پنوں‘، ’مرزا صاحبان‘، ’شاہ مراد‘ کے قصے اسی دھرتی کے قصے ہیں اور آج بھی مقبول ہیں۔ مقامی بولیوں میں دیگر منطقوں کی رومانی داستانوں کی روایت میاں محمد بخش کی ’سیف الملوک‘ کی صورت میں نظر آتی ہے کہ جس کی زبان پنجابی لیکن عنوانات فارسی میں ہیں۔

وقت اور مقام سے آزاد یہ رومانی قصے اپنے اندر ایک قدر مشترک رکھتے ہیں، ہجر اور تقدیر کا کھیل ان رومانی قصوں کا مرکزی حوالہ دکھائی دیتا ہے۔ کہانی پتل کے لوٹ جانے کی ہو، قصہ رانجھے کے جوگ لینے کا

ہو، داستان سیتا کی ہو، فسانہ سوئی کے کچے گھڑے کا ہو، تیر انداز مرزا کے تیر توڑنے کی داستان ہو یا رومیو اور جولیٹ کے خاندانوں کے تصادم کا فسانہ ہو، ان سبھی قصوں میں روح ایک سی ہے فرق زبان اور معاشرت کا ہے۔ ایک سی روح رکھنے کے سبب ان قصوں کی قبولیت میں مقامی حوالے بھی آڑ نہیں آتے اور جلد ہی غیر قوم اور زبان میں جذب ہو جاتے ہیں۔

کسی قوم کے رومانی قصے اپنی قوم کے ایک خاص تشخص کی آئینہ داری بھی کرتے ہیں کہ ان کے توسط سے اس قوم کی دل گدازی کا منظر پیش ہوتا ہے۔ توپ و تفنگ، شمشیر و سناں، برج و مینار کے پہلو بہ پہلو نرم خوئی اور دل گدازی کا پہلو بھی پیش کرنا قوم کی کبھی کبھی مجبوری بن جاتا ہے کہ جس کو وساطت سے مفتوح قوم کو اپنے نرم حوالوں کا پیغام دیا جاسکے۔ برطانوی ہند میں انگریز سامراج نے اپنے تئیں یہ کوشش ضرور کی اور اپنے خطوں سے وابستہ رومانی قصوں کو مقامی زبانوں میں ڈھالا اور مقامی زبانوں میں ڈھالنے والوں کی حوصلہ افزائی بھی کی۔

ہم فورٹ ولیم کالج کے توسط سے ان قصوں سے تو آگاہ ہیں کہ جنہیں فارسی اور عربی سے آسان اردو میں منتقل کیا گیا لیکن ان قصوں کی طرف ہماری نگاہ کم ہی اٹھی ہے کہ جن کا پس منظر عجم و عرب نہیں تھا بلکہ انگلستان تھا۔ ایسے قصوں میں رومیو اور جولیٹ، وہ اولیں قصہ ہے کہ جسے مولوی احسان اللہ چڑیا کوٹی نے اردو میں منتقل کیا۔ کتابچہ کی صورت میں اس کی اولین اشاعت جنوری ۱۸۹۰ء میں نول کشور، کان پور سے ہوئی۔ اس کتاب کے سرورق پر یہ عبارت درج ہے کہ جو ایک طرح سے اس کا تعارف بھی ہے:

”یہ انگریزی کتاب ٹیلیس فرام سلسپیر کی مجموعہء افسانہ دلپذیر کے ہیں ۲۰ قصوں میں کا پہلا دلچسپ فسانہ جو حقیقت میں حکمت آموز کا خزانہ ہے موسوم بہ قصہ رومیو اور جولیٹ جسکو علامہ زمان مولوی محمد احسان اللہ چڑیا کوٹی وکیل بانسگاؤن ضلع گورکھپور نے بائیماء مطبع اودھ اخبار

بجارات سلیس انگریزی سے اردو میں ترجمہ کیا۔“

خاتمہ الطبع ۲ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ شکسپیر کے ان قصوں کے یہ اردو تراجم اس سے قبل اودھ اخبار میں شائع ہو چکے تھے۔ یہ ہیں قصے ”فسانہ دلپذیر“ کے عنوان کے تحت شائع ہوئے۔ کم و بیش سبھی قصے ۱۸۹۰ء کے دوران ہی میں اشاعت پذیر ہوئے تھے۔ رومیو اور جولیٹ کا یہ قصہ جنوری ۱۸۹۰ء میں جبکہ بیسواں اور آخری قصہ ”قصہ سیمپلارن“ کے عنوان سے جولائی ۱۸۹۰ء میں نول کشور، کان پور سے شائع ہوا۔ اس طور یہ ہیں قصوں کے الگ الگ کتابچے ۱۸۹۰ء کے دوران میں سات ماہ کی مدت میں اشاعت سے ہم کنا رہوئے۔ رومیو اور جولیٹ کا یہ قصہ بائیس صفحات پر مشتمل ہے۔

نول کشور سے شائع ہونے والے اس مجموعے میں حواشی کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔ کرداروں کے انگریزی نام جوں کے توں رہنے دیئے گئے ہیں، البتہ حاشیہ میں ان کے نام انگریزی حروف میں درج کر دیئے گئے ہیں تاکہ تلفظ میں آسانی رہے۔ بعد ازاں، انگریزی کے افسانوی ادب کے تراجم میں یہ پہلو بھی دیکھنے کو ملتا

ہے کہ کرداروں کے نام بھی مشرقی رکھ دیئے گئے تھے جس سے بڑی الجھن پیدا ہونے کا امکان رہتا ہے۔ مولوی احسان اللہ چڑیا کوٹی نے کرداروں کے ناموں میں باب میں احتیاط برتی ہے۔ اس احتیاط کے باوجود ترجمے میں کہیں کہیں مشرقی حوالے در آئے ہیں کہ جو قصوں کی مجموعی فضا سے لگا نہیں کھاتے۔ ایک مثال ملاحظہ کیجیے:

”بجائے اسکے کہ گھر جا کر سوتا سیدھا ایک خانقاہ مین درویش لارنس کے پاس چلا گیا۔۔۔
انتظار شب وصل مین وہ روز فراق جولیٹ پر ایسا بھاری تھا۔ جیسے ناصری لڑکون کو شب عید کے
نئے نئے کپڑوں کو صبح ہوے بغیر وہ پہن نہیں سکتے۔۔۔ اس سے ہاتھ ملانے کو بڑھایا اور کہا
اور زیارت گاہ مین ایک گنہگار زائر ہون کفارہء گناہ کے لیے تیرے پاس آیا ہوں۔ اس
عورت نے جواب دیا خاصے زائر ضرور کے ہاتھ پکڑتے ہیں چومتے تو کہیں نہیں دیکھا۔
رومیو نے کہا زائر و موزر کے منہ نہیں ہوتے۔ جولیٹ بولی ہوتے کیون نہیں مگر نماز و دعا
کے لیے نہ چومنے چاہئے کو۔۔۔“ ۳

خانقاہ، زائر، درویش لارنس، عید کے نئے کپڑوں کے لیے بے چینی، عقد، کفارہء گناہ، وضو، نماز و
دُعا وغیرہ اس نوع کے حوالے مشرق سے مخصوص ہیں کہ جنہیں کثرت سے مولوی احسان اللہ نے اپنے اس
ترجمے میں برتا ہے۔ علاوہ ازیں، اس ترجمے میں اپنے عہد کے مروجہ رواج اور رسوم سے بھی مترجم نے مدد
حاصل کی ہے۔ اتفاق یہ ہے کہ تشبیہات کے غرض سے مترجم نے جن ثقافتی اور سماجی حوالوں کو مثال بنایا ہے،
ان میں آفاقیت دکھائی نہیں دیتی۔ ان کی ترجمہ کی ہوئی زیادہ تر تشبیہات زمان و مکان سے ماروا نہیں ہو پاتیں
کہ جو شیکسپیر کے فن کا اہم رُخ ہے۔ نوآبادیاتی نظام میں کتنی تیزی کے ساتھ فاتحین اپنے مشاہیر کو متعارف
کرواتے ہیں، ان تراجم کی اشاعت اس کی ایک مثال ہے۔

جب برصغیر میں انگریزوں کے عروج کے ساتھ ساتھ انگریزی تہذیب کا شور ہونے لگا تو کلکتہ اور
بمبئی میں مغربی طرز کے تھیٹر قائم ہونے لگے۔ آغاز میں ان تھیٹر کا انصرام صرف انگریزوں کے ہاتھ میں تھا۔
رفتہ رفتہ ان میں بعض دولت مند اور صاحب ذوق ہندوستانی بھی سرکار کے قرب کی خاطر داخل ہوئے۔ ان کی
دیکھا دیکھی اردو تھیٹر میں بھی انقلاب کی سی صورت پیدا ہوئی اور تقلید میں شیکسپیر کے ڈراموں کو اردو جامہ
پہنانے کی کوششیں ہونے لگیں۔ ’دی انڈین تھیٹر‘ کے مصنف پروفیسر یاجنک کے تحقیق کے مطابق ۱۸۹۱ء سے
قبل شیکسپیر کا کوئی ترجمہ اسٹیج نہیں کیا گیا۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مولوی چڑیا کوٹی کے ترجمہ سے قبل
ہمارے یہاں عوامی سطح پر شیکسپیر سے آگہی کم ہوگی۔ اُردو زبان میں مولوی احسان اللہ چڑیا کوٹی سے قبل ڈاکٹر
گلکرسٹ نے شیکسپیر کے دو اقتباسات ’ہملت‘ اور ’ہنری ششم‘ سے لے کر اردو میں ڈھالے۔ ڈاکٹر مرزا حامد
بیگ نے گلکرسٹ کے ان تراجم کی بنیاد پر ان کو شیکسپیر کے باب میں اولیت کا درجہ دیا۔ شیکسپیر کے دو
اقتباسات کو اردو میں ڈھالنے کا مقصد اردو انگریزی کے محاورات کی ادائیگی میں موجود فرق کو واضح کرنا تھا۔

گلکرسٹ کا مقصد برطانوی رومان کا منظر نامہ پیش کرنا نظر نہیں آتا، یہ کام ان کے بعد میں آنے والوں نے کیا۔ اس حوالے سے گلکرسٹ لکھتے ہیں:

”یہ امر طالب علم کو غالباً گراں نہ گزرے گا کہ اس کی زبان کے کسی شہ پارے کا ترجمہ نمونہ

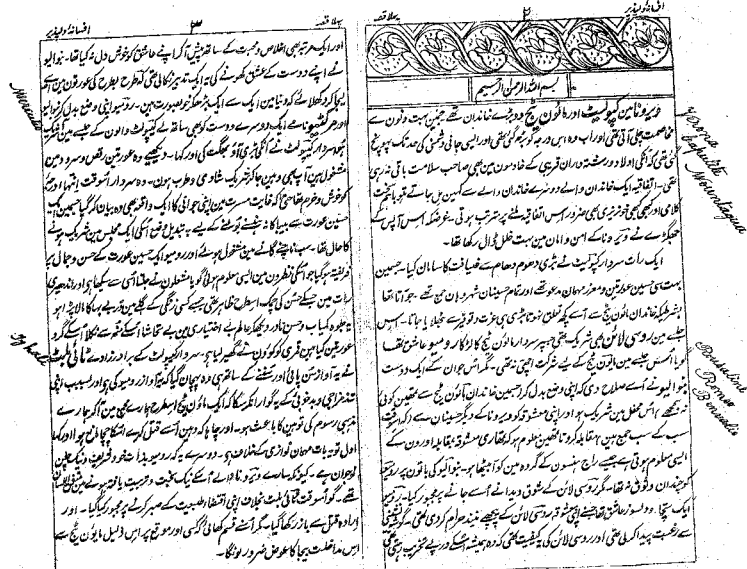
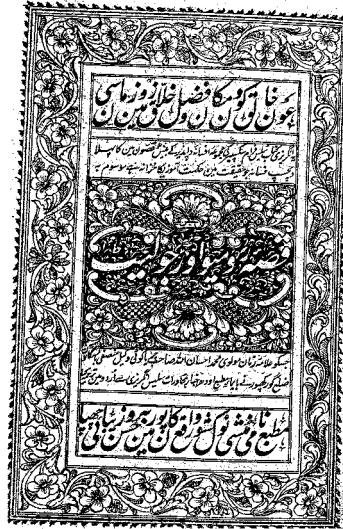
ہندوستانی زبان میں پیش کیا جائے تاکہ اس کا بھی اندازہ ہو سکے کہ دونوں زبانوں کے

محاورات اور حسین خیالات کی ادائیگی میں کس حد تک ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔“ ۵

شیکسپیر کے تراجم کا آغاز اقتباسات کی صورت میں گلکرسٹ نے کیا۔ مولوی احسان اللہ چڑیا کوٹی اردو میں اولیں مترجم ہیں جنہوں نے ’رومیو اور جولیٹ‘ کی کہانی کو اردو میں ۱۸۹۰ء کے اوائل میں منتقل کیا۔ اس ڈرامے کے اردو میں متعدد ترجمے ہوئے۔ عزیز احمد جب یورپ جارہے تھے تو مولوی عبدالحق نے اردو میں شیکسپیر کے تراجم کی اہمیت ان پر آشکار کی اور اس باب میں اپنی امنگ کا اظہار کیا۔ لندن میں کچھ اپنی نصابی ضرورت اور کچھ ادبی ذوق کے سبب انہوں نے ’رومیو اور جولیٹ‘ کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ اس ڈرامے کو انہوں نے طربہ اور حزنہ عناصر و مناظر دونوں کا عکاس قرار دیا۔ ۶ عزیز احمد کے علاوہ عنایت اللہ دہلوی نے بھی اس ڈرامے کو اردو میں منتقل کیا۔ ان کا یہ ترجمہ رسالہ ساتی کے شمارہ جنوری ۱۹۴۰ء میں شائع ہوا۔ انہوں نے اس ڈرامے کے شعری حصوں کو نثری مفہوم دے کر پیش کیا۔ انہوں نے ترجمہ کرتے ہوئے مقامات اور کرداروں کے اصل نام برقرار رکھے۔ ان کے پیش رو مولوی احسان اللہ چڑیا کوٹی نے اس باب میں یہی طرز عمل اختیار کیا تھا۔ ان کے ہاں کہیں کہیں ترجمے کی دقتوں کا اندازہ ہوتا ہے۔ ان کے کیے گئے ترجمے میں ایک ہی سطر سے مثال دینا کافی ہوگا: ”عشق کے ان اوراق پریشاں میں افزودگی حسن کے لیے اگر کسی بات کی کمی ہے تو یہ ہے کہ ان کی جلد بندی نہیں کی گئی“ ۷ اس اقتباس میں ’عشق کے اوراق پریشاں‘ دراصل 'Precious' 'book of love' کا ترجمہ ہے۔ اس نوع کی معمولی اغلاط کے باوجود یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ انہوں نے دل جمعی سے شیکسپیر کو اردو میں منتقل کیا اور اس کو اپنی تخصیص بنایا۔

’رومیو اور جولیٹ‘ کو اردو میں منتقل کرنے جس روایت کا آغاز مولوی احسان اللہ چڑیا کوٹی نے ۱۸۹۰ء میں کیا تھا، اس روایت کو بعد میں عزیز احمد اور عنایت اللہ دہلوی نے آگے بڑھایا۔ مولوی احسان اللہ چڑیا کوٹی نے اگرچہ پورے ڈرامے کا لفظ بہ لفظ ترجمہ نہیں کیا لیکن ڈرامے کو پڑھنے کے بعد اور سمجھنے کے بعد اس کی کہانی کو اپنے لفظوں میں تحریر کر دیا۔ نول کشور سے شائع ہونے والے یہ تراجم کم یاب ہیں۔ ایک زمانے میں مجلس ترقیء ادب، لاہور نے ان بیس قصوں پر مشتمل مجموعہ شائع کیا تھا۔ ہمارے رابطہ کرنے پر بتایا گیا کہ اب وہ مجموعہ خود مجلس کے ریکارڈ میں موجود نہیں ہے اور نہ ہی اس کی کوئی عکسی نقل دستیاب ہے۔ ممکن ہے کہ کسی کے ذاتی کتب خانے میں یہ مجموعہ موجود ہوں۔ نول کشور سے شائع ہونے والے یہ قصے بنیادی ماخذ کا درجہ رکھتے ہیں۔ یہ بنیادی ماخذ کم یاب ہے۔

ہائیڈل برگ یونیورسٹی، جرمنی میں ’فسانہء دلپذیر‘ کے عنوان سے شائع ہونے ان قصوں کے اولیں ایڈیشن موجود ہیں۔ ذیل میں ’رومیو اور جولیٹ‘ کی عکسی نقل پیش کی جاتی ہے۔ اس نقل کے حصول کے لیے ہم ہائیڈل برگ یونیورسٹی، جرمنی کے ساؤتھ ایشیا انسٹی ٹیوٹ کے ممنون ہیں۔ یہ قصہ نوآبادی ہندوستان میں برطانوی رومان کی اولیں مثال کا سا درجہ رکھتا ہے اور اردو میں مغربی تصورات کے تعارفی سلسلہ کا ابتدائی منظر نامہ بھی پیش کرتا ہے۔



۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶

۸۔ قصہ رومیو اور جولیٹ

قصہ رومیو اور جولیٹ کے تین حصے ہیں۔ پہلا حصہ رومیو اور جولیٹ کے پہلے ملنے کا ہے۔ دوسرا حصہ رومیو اور جولیٹ کے پہلے ملنے کے بعد کے واقعات ہیں۔ تیسرا حصہ رومیو اور جولیٹ کے پہلے ملنے کے بعد کے واقعات ہیں۔

۹۔ قصہ رومیو اور جولیٹ

قصہ رومیو اور جولیٹ کے تین حصے ہیں۔ پہلا حصہ رومیو اور جولیٹ کے پہلے ملنے کا ہے۔ دوسرا حصہ رومیو اور جولیٹ کے پہلے ملنے کے بعد کے واقعات ہیں۔ تیسرا حصہ رومیو اور جولیٹ کے پہلے ملنے کے بعد کے واقعات ہیں۔

۱۱۔ قصہ رومیو اور جولیٹ

قصہ رومیو اور جولیٹ کے تین حصے ہیں۔ پہلا حصہ رومیو اور جولیٹ کے پہلے ملنے کا ہے۔ دوسرا حصہ رومیو اور جولیٹ کے پہلے ملنے کے بعد کے واقعات ہیں۔ تیسرا حصہ رومیو اور جولیٹ کے پہلے ملنے کے بعد کے واقعات ہیں۔

[illegible]

۱۲۳

۱۵

۱۲۴

۱۲۵

۱۲۶

۱۲۷

۱۲۸

۱۲۹

۱۳۰

۱۳۱

۱۳۲

۱۳۳

۱۳۴

۱۳۵

۱۳۶

۱۳۷

۱۳۸

۱۳۹

۱۴۰

۱۴۱

۱۴۲

۱۴۳

۱۴۴

۱۴۵

۱۴۶

۱۴۷

۱۴۸

۱۴۹

۱۵۰

۱۵۱

۱۵۲

۱۵۳

۱۵۴

۱۵۵

۱۵۶

۱۵۷

۱۵۸

۱۵۹

۱۶۰

۱۶۱

۱۶۲

۱۶۳

۱۶۴

۱۶۵

۱۶۶

۱۶۷

۱۶۸

۱۶۹

۱۷۰

۱۷۱

۱۷۲

۱۷۳

۱۷۴

۱۷۵

۱۷۶

۱۷۷

۱۷۸

۱۷۹

۱۸۰

۱۸۱

۱۸۲

۱۸۳

۱۸۴

۱۸۵

۱۸۶

۱۸۷

۱۸۸

۱۸۹

۱۹۰

۱۹۱

۱۹۲

۱۹۳

۱۹۴

۱۹۵

۱۹۶

۱۹۷

۱۹۸

۱۹۹

۲۰۰

۲۰۱

۲۰۲

۲۰۳

۲۰۴

۲۰۵

۲۰۶

۲۰۷

۲۰۸

۲۰۹

۲۱۰

۲۱۱

۲۱۲

۲۱۳

۲۱۴

۲۱۵

۲۱۶

۲۱۷

۲۱۸

۲۱۹

۲۲۰

۲۲۱

۲۲۲

۲۲۳

۲۲۴

۲۲۵

۲۲۶

۲۲۷

۲۲۸

۲۲۹

۲۳۰

۲۳۱

۲۳۲

۲۳۳

۲۳۴

۲۳۵

۲۳۶

۲۳۷

۲۳۸

۲۳۹

۲۴۰

۲۴۱

۲۴۲

۲۴۳

۲۴۴

۲۴۵

۲۴۶

۲۴۷

۲۴۸

۲۴۹

۲۵۰

۲۵۱

۲۵۲

۲۵۳

۲۵۴

۲۵۵

۲۵۶

۲۵۷

۲۵۸

۲۵۹

۲۶۰

۲۶۱

۲۶۲

۲۶۳

۲۶۴

۲۶۵

۲۶۶

۲۶۷

۲۶۸

۲۶۹

۲۷۰

۲۷۱

۲۷۲

۲۷۳

۲۷۴

۲۷۵

۲۷۶

۲۷۷

۲۷۸

۲۷۹

۲۸۰

۲۸۱

۲۸۲

۲۸۳

۲۸۴

۲۸۵

۲۸۶

۲۸۷

۲۸۸

۲۸۹

۲۹۰

۲۹۱

۲۹۲

۲۹۳

۲۹۴

۲۹۵

۲۹۶

۲۹۷

۲۹۸

۲۹۹

۳۰۰

۳۰۱

۳۰۲

۳۰۳

۳۰۴

۳۰۵

۳۰۶

۳۰۷

۳۰۸

۳۰۹

۳۱۰

۳۱۱

۳۱۲

۳۱۳

۳۱۴

۳۱۵

۳۱۶

۳۱۷

۳۱۸

۳۱۹

۳۲۰

۳۲۱

۳۲۲

۳۲۳

۳۲۴

۳۲۵

۳۲۶

۳۲۷

۳۲۸

۳۲۹

۳۳۰

۳۳۱

۳۳۲

۳۳۳

۳۳۴

۳۳۵

۳۳۶

۳۳۷

۳۳۸

۳۳۹

۳۴۰

۳۴۱

۳۴۲

۳۴۳

۳۴۴

۳۴۵

۳۴۶

۳۴۷

۳۴۸

۳۴۹

۳۵۰

۳۵۱

۳۵۲

۳۵۳

۳۵۴

۳۵۵

۳۵۶

۳۵۷

۳۵۸

۳۵۹

۳۶۰

۳۶۱

۳۶۲

۳۶۳

۳۶۴

۳۶۵

۳۶۶

۳۶۷

۳۶۸

۳۶۹

۳۷۰

۳۷۱

۳۷۲

۳۷۳

۳۷۴

۳۷۵

۳۷۶

۳۷۷

۳۷۸

۳۷۹

۳۸۰

۳۸۱

۳۸۲

۳۸۳

۳۸۴

۳۸۵

۳۸۶

۳۸۷

۳۸۸

۳۸۹

۳۹۰

۳۹۱

۳۹۲

۳۹۳

۳۹۴

۳۹۵

۳۹۶

۳۹۷

۳۹۸

۳۹۹

۴۰۰

۴۰۱

۴۰۲

۴۰۳

۴۰۴

۴۰۵

۴۰۶

۴۰۷

۴۰۸

۴۰۹

۴۱۰

۴۱۱

۴۱۲

۴۱۳

۴۱۴

۴۱۵

۴۱۶

۴۱۷

۴۱۸

۴۱۹

۴۲۰

۴۲۱

۴۲۲

۴۲۳

۴۲۴

۴۲۵

۴۲۶

۴۲۷

۴۲۸

۴۲۹

۴۳۰

۴۳۱

۴۳۲

۴۳۳

۴۳۴

۴۳۵

۴۳۶

۴۳۷

۴۳۸

۴۳۹

۴۴۰

۴۴۱

۴۴۲

۴۴۳

۴۴۴

۴۴۵

۴۴۶

۴۴۷

۴۴۸

۴۴۹

۴۵۰

۴۵۱

۴۵۲

۴۵۳

۴۵۴

۴۵۵

۴۵۶

۴۵۷

۴۵۸

۴۵۹

۴۶۰

۴۶۱

۴۶۲

۴۶۳

۴۶۴

۴۶۵

۴۶۶

۴۶۷

۴۶۸

۴۶۹

۴۷۰

۴۷۱

۴۷۲

۴۷۳

۴۷۴

۴۷۵

۴۷۶

۴۷۷

۴۷۸

۴۷۹

۴۸۰

۴۸۱

۴۸۲

۴۸۳

۴۸۴

۴۸۵

۴۸۶

۴۸۷

۴۸۸

۴۸۹

۴۹۰

۴۹۱

۴۹۲

۴۹۳

۴۹

[illegible]

۱۸ نقد چلانی

۱۹ نقد چلانی

۲۰ نقد چلانی

۲۱ نقد چلانی

۲۲ نقد چلانی

۲۳ نقد چلانی

۲۴ نقد چلانی

۲۵ نقد چلانی

۲۶ نقد چلانی

۲۷ نقد چلانی

۲۸ نقد چلانی

۲۹ نقد چلانی

۳۰ نقد چلانی

۳۱ نقد چلانی

۳۲ نقد چلانی

۳۳ نقد چلانی

۳۴ نقد چلانی

۳۵ نقد چلانی

۳۶ نقد چلانی

۳۷ نقد چلانی

۳۸ نقد چلانی

۳۹ نقد چلانی

۴۰ نقد چلانی

۴۱ نقد چلانی

۴۲ نقد چلانی

۴۳ نقد چلانی

۴۴ نقد چلانی

۴۵ نقد چلانی

۴۶ نقد چلانی

۴۷ نقد چلانی

۴۸ نقد چلانی

۴۹ نقد چلانی

۵۰ نقد چلانی

۵۱ نقد چلانی

۵۲ نقد چلانی

۵۳ نقد چلانی

۵۴ نقد چلانی

۵۵ نقد چلانی

۵۶ نقد چلانی

۵۷ نقد چلانی

۵۸ نقد چلانی

۵۹ نقد چلانی

۶۰ نقد چلانی

۶۱ نقد چلانی

۶۲ نقد چلانی

۶۳ نقد چلانی

۶۴ نقد چلانی

۶۵ نقد چلانی

۶۶ نقد چلانی

۶۷ نقد چلانی

۶۸ نقد چلانی

۶۹ نقد چلانی

۷۰ نقد چلانی

۷۱ نقد چلانی

۷۲ نقد چلانی

۷۳ نقد چلانی

۷۴ نقد چلانی

۷۵ نقد چلانی

۷۶ نقد چلانی

۷۷ نقد چلانی

۷۸ نقد چلانی

۷۹ نقد چلانی

۸۰ نقد چلانی

۸۱ نقد چلانی

۸۲ نقد چلانی

۸۳ نقد چلانی

۸۴ نقد چلانی

۸۵ نقد چلانی

۸۶ نقد چلانی

۸۷ نقد چلانی

۸۸ نقد چلانی

۸۹ نقد چلانی

۹۰ نقد چلانی

۹۱ نقد چلانی

۹۲ نقد چلانی

۹۳ نقد چلانی

۹۴ نقد چلانی

۹۵ نقد چلانی

۹۶ نقد چلانی

۹۷ نقد چلانی

۹۸ نقد چلانی

۹۹ نقد چلانی

۱۰۰ نقد چلانی

۲۰

۲۱

۲۲

۲۳

۲۴

۲۵

۲۶

۲۷

۲۸

۲۹

۳۰

۳۱

۳۲

۳۳

۳۴

۳۵

۳۶

۳۷

۳۸

۳۹

۴۰

۴۱

۴۲

۴۳

۴۴

۴۵

۴۶

۴۷

۴۸

۴۹

۵۰

۵۱

۵۲

۵۳

۵۴

۵۵

۵۶

۵۷

۵۸

۵۹

۶۰

۶۱

۶۲

۶۳

۶۴

۶۵

۶۶

۶۷

۶۸

۶۹

۷۰

۷۱

۷۲

۷۳

۷۴

۷۵

۷۶

۷۷

۷۸

۷۹

۸۰

۸۱

۸۲

۸۳

۸۴

۸۵

۸۶

۸۷

۸۸

۸۹

۹۰

۹۱

۹۲

۹۳

۹۴

۹۵

۹۶

۹۷

۹۸

۹۹

۱۰۰

۱۰۱

۱۰۲

۱۰۳

۱۰۴

۱۰۵

۱۰۶

۱۰۷

۱۰۸

۱۰۹

۱۱۰

۱۱۱

۱۱۲

۱۱۳

۱۱۴

۱۱۵

۱۱۶

۱۱۷

۱۱۸

۱۱۹

۱۲۰

۱۲۱

۱۲۲

۱۲۳

۱۲۴

۱۲۵

۱۲۶

۱۲۷

۱۲۸

۱۲۹

۱۳۰

۱۳۱

۱۳۲

۱۳۳

۱۳۴

۱۳۵

۱۳۶

۱۳۷

۱۳۸

۱۳۹

۱۴۰

۱۴۱

۱۴۲

۱۴۳

۱۴۴

۱۴۵

۱۴۶

۱۴۷

۱۴۸

۱۴۹

۱۵۰

۱۵۱

۱۵۲

۱۵۳

۱۵۴

۱۵۵

۱۵۶

۱۵۷

۱۵۸

۱۵۹

۱۶۰

۱۶۱

۱۶۲

۱۶۳

۱۶۴

۱۶۵

۱۶۶

۱۶۷

۱۶۸

۱۶۹

۱۷۰

۱۷۱

۱۷۲

۱۷۳

۱۷۴

۱۷۵

۱۷۶

۱۷۷

۱۷۸

۱۷۹

۱۸۰

۱۸۱

۱۸۲

۱۸۳

۱۸۴

۱۸۵

۱۸۶

۱۸۷

۱۸۸

۱۸۹

۱۹۰

۱۹۱

۱۹۲

۱۹۳

۱۹۴

۱۹۵

۱۹۶

۱۹۷

۱۹۸

۱۹۹

۲۰۰

حواشی و حوالہ جات:

- ۱۔ سرورق، قصہ رومیو اور جولیت (کان پور: نول کشور، جنوری ۱۸۹۰ء)
- ۲۔ کارکنان مطبع، خاتمہ الطبع مشمولہ قصہ رومیو اور جولیت از شیکسپیر مترجم مولوی احسان اللہ چڑیا کوٹی، ص: ۲۲
- ۳۔ شیکسپیر، قصہ رومیو اور جولیت مترجم مولوی احسان اللہ چڑیا کوٹی، ص: ۸، ۹، ۴
- ۴۔ مرزا حامد بیگ، مغرب کے نثری تراجم (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۸ء) ص: ۲۳۵
- ۵۔ جان گلکرسٹ، ہندوستانی زبان کی قواعد (لاہور: مجلس ترقی ادب، س۔ن) ص: ۲۲
- ۶۔ عزیز احمد (مترجم)، رومیو اور جولیت (کراچی: انجمن ترقی اردو، ۱۹۶۰ء) ص: ۳۶
- ۷۔ عنایت اللہ دہلوی (مترجم)، رومیو اور جولیت (لاہور: اظہار سنز، ۲۰۰۲ء) ص: ۵۴

مآخذ:

- ۱۔ احمد، عزیز (مترجم)۔ رومیو اور جولیت، کراچی: انجمن ترقی اردو، ۱۹۶۰ء۔
- ۲۔ بیگ، مرزا حامد۔ مغرب کے نثری تراجم، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۸ء۔
- ۳۔ چڑیا کوٹی، احسان اللہ، مولوی۔ (مترجم) قصہ رومیو اور جولیت، کان پور: نول کشور، جنوری ۱۸۹۰ء۔
- ۴۔ دہلوی، عنایت اللہ (مترجم)۔ رومیو اور جولیت، لاہور: اظہار سنز، ۲۰۰۲ء۔
- ۵۔ گلکرسٹ، جان۔ ہندوستانی زبان کی قواعد، لاہور: مجلس ترقی ادب، س۔ن۔